

تاش کھیلنے کا حکم  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے  
 میں کہ بغیر جوئے (betting) کے تاش کھیلنا کیسا ہے؟  
 سائل: آصف (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ  
 جوئے کے بغیر بھی تاش کھیلنا مکروہ و ممنوع ہے کہ اس میں تصاویر ہوتی ہیں  
 اور اس کھیل میں اس قدر انہماک ہوتا ہے کہ حقوق اللہ (نماز وغیرہ) متاثر ہوتے  
 ہیں اور اس کھیل سے دینی اور دنیوی کوئی نفع بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ وقت  
 کے ضیاع کا سبب ہے۔ لہذا اس کی بجائے ایسا کھیل کھیلا جائے جس سے  
 جسمانی یا ذہنی ورزش ہو اور کوئی دینی یا دنیوی فائدہ حاصل ہو۔ جس کھیل کا  
 کوئی فائدہ نہ ہو بس وقت کا ضیاع ہوتو وہ لہو ہے اور لہو باطل مکروہ ہے۔  
 جیسا کہ درمختار میں ہے؛

"وَكُرْهُ (كُلُّهُ) لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ «كُلُّهُ هُوَ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ إِلَّا  
 ثَلَاثَةً مُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ وَتَأْدِيبَهُ لِفَرَسِهِ وَمُنَاضَلَتَهُ بِقَوْسِهِ"

ہر کھیل مکروہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ  
 مسلمان کے لئے ہر کھیل حرام ہے سوائے تین کے (یعنی مسلمان کے لئے سوائے  
 تین کے باقی ہر کھیل حرام اور ممنوع ہے اور جو تین کھیل مباح ہیں وہ یہ ہیں)  
 (۱) خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا (دل لگی کرنا) (۲) اپنے گھوڑے سے  
 کھیلنا (اس کی تربیت اور سکھلائی کرنا) اور (۳) اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا۔  
 فتاویٰ شامی میں علامہ ابن عابدین شامی اس کے حاشیہ میں الجواہر کے حوالہ  
 تحریر کرتے ہیں

"قَدْ جَاءَ الْأَثَرُ فِي رُخْصَةِ الْمَسَارَعَةِ، لِتَحْصِيلِ الْقُدْرَةِ عَلَى الْمُقَاتَلَةِ دُونَ  
 التَّلَهِّي فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ يُقَالُ مِثْلُ ذَلِكَ فِي تَأْدِيبِ الْفَرَسِ وَالْمُنَاضَلَةِ  
 بِالْقَوْسِ"

حدیث میں باہم کشتی کرنے کی اجازت موجود ہے یعنی جنگ و جہاد کے لئے  
 قوت حاصل کرنے کے لیے نہ کہ کھیل کود کے لیے کیونکہ محض کھیل کود تو

مکروہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس طرح کا اطلاق گھوڑے کو سکھانے اور کمان سے تیر اندازی کرنے پر کیا جاتا ہے۔

(درمختار مع ردالمختار ج ۶ ص ۳۹۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: (جس کھیل سے) صرف کھیل کود مقصود ہو تو مکروہ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۷۷)

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادم دارالافتاء یو کے

Date:29-10-2019

#### QUESTION:

**What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: How is it to play cards without betting?**

Questioner: Asif from UK

#### ANSWER:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

It is undesirable and impermissible to play cards without betting as well, for they contain pictures. One gets so engrossed in playing it that it affects one's duty towards Allah (Salah etc.). This play does not provide any benefit; worldly or spiritual. It is rather a tool for time waste. It is therefore recommended that one plays such sports which may supplement one's physical or cognitive exercise or there lies a worldly or spiritual benefit in it. A game which does not benefit in any way is merely a futile game, and playing futile games are invalid and undesirable; as it is evident from the following excerpts of Al-Durr al-Mukhtar:

Every futile game is undesirable due to the statement of the Holy Prophet – may Allah send peace and blessings upon him, “Every futile game of a Muslim is forbidden with the exception of three; 1) one playing with one's spouse 2) training one's horse 3) archery with one's bow.”

Allamah Ibn 'Aabideen al-Shaami writes the following in its marginal footnotes with reference to Al-Jawahir:

The permissibility of wrestling is established from the Hadeeth, but it is for the sake of equipping oneself for battle, and not as a means of foul play, for it is undesirable. It is therefore obvious that it will also be applicable to training one's horse and practicing archery.

[Al-Durr al-Mukhtar with Radd al-Muhtar Vol. 6, p. 395]

A'laHazrat Imam Ahmed Raza Khan – may Allah's mercy be upon him – writes:  
If a game is played seeking only futile pleasure, then it is undesirable.

[Fatawa Ridawiyah Vol. 23, p. 277]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

**Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri**

Translated by Musjidul Haq Research Department ( [www.musjidulhaq.com](http://www.musjidulhaq.com) )